بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا اشتیاق

۲۴ جولائی ۲۰۲۶ء

خطبہ مسنونہ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ﴾

بے شک تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، ہم اس کی حمد کرتے ہیں، اس سے مدد مانگتے ہیں اور اس سے مغفرت طلب کرتے ہیں۔ ہم اپنے نفسوں کی برائیوں اور اپنے اعمال کی خرابیوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا، اور جسے وہ گمراہ کرے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندے اور رسول ہیں۔

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے، اور تمہاری موت اس حال میں آئے کہ تم مسلمان ہو — سورۃ آل عمران: ۱۰۲

اللہ سبحانہ و تعالیٰ پر ایمان رکھنے والے اور اس سے ملاقات کا یقین رکھنے والے، اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا انکار کرنے والے اور اس سے ملاقات کے منکر کے درمیان فرق درج ذیل ہے:

جو شخص اللہ سبحانہ و تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہے اور اس سے ملاقات کا یقین رکھتا ہے، وہ اپنی زندگی کا جو بھی سال گزر جاتا ہے اس پر خوش ہوتا ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے اس کی ملاقات مزید قریب ہو گئی ہے اور اللہ عز و جل کو دیکھنے اور اس کے سامنے کھڑے ہونے کی گھڑی قریب آ گئی ہے۔ پھر وہ اپنی گزری ہوئی زندگی پر

نظر ڈالتا ہے، اگر وہ دیکھے کہ اللہ عز و جل نے اسے اپنے احکام پر استقامت اور اپنی منہیات سے دوری کی توفیق دی ہے تو وہ اللہ کی حمد کرتا ہے اور خوش ہوتا ہے، اور اگر وہ دیکھے کہ ایک کوتاہی کرنے والا، بھٹکا ہوا شخص کچھ گناہوں اور بوجھ میں بتلا ہو گیا ہے تو وہ سنبھلتا ہے اور اپنی باقی ماندہ زندگی سے فائدہ اٹھاتا ہے، اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی طرف توبہ کر کے لوٹتا ہے، اپنے طرزِ عمل کو بہتر بناتا ہے اور اپنی کجی کو سیدھا کرتا ہے۔ وہ دونوں حالتوں میں خیر پر ہے۔

رہا اللہ کا انکار کرنے والا اور اس سے ملاقات کا منکر، تو وہ جب دیکھتا ہے کہ اس کی زندگی کا ایک سال گزر گیا اور نکل گیا تو محسوس کرتا ہے کہ کھٹن کی گھڑی قریب آگئی ہے اور وہ اس تاریک سرنگ کے اندر بند دیوار کے قریب ہو گیا ہے جس میں وہ چل رہا ہے، ایک ایسی سرنگ جس کا رخ صرف ایک طرف ہے۔ چنانچہ وہ وحشت محسوس کرتا ہے، کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ اس کے ختم ہونے اور فنا ہونے کی گھڑی – جیسا کہ وہ تصور کرتا ہے – قریب آگئی ہے، اور اس دسترخوان سے دور ہونے کی گھڑی قریب آگئی ہے جس کی لذتوں اور خواہشات میں وہ مگن رہتا ہے۔ چنانچہ یہ احساس اسے ایسی وحشت میں بتلا کر دیتا ہے جس جیسی کوئی وحشت نہیں، اور وہ اس وحشت سے صرف بھلا دینے کے ذریعے فرار حاصل کرتا ہے، اور اسے بھلا دینا کیسے نصیب ہو! اس کے پاس بھلا دینے کا کوئی راستہ نہیں سوائے ایک جام کے بعد دوسرے جام، پھر ایک اور جام پر جم جانے کے۔

یہی فرق ہے اللہ عز و جل پر ایمان رکھنے والے اور اس سے ملاقات کا یقین رکھنے والے، اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا انکار کرنے والے اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے ملاقات سے مایوس ہونے والے کے درمیان۔

اے اللہ کے بندو! میں یہ موازنہ اس لیے پیش کرتا ہوں تاکہ ہم اللہ عز و جل کا عظیم شکر ادا کریں اور اپنے رب سبحانہ و تعالیٰ کی لامتناہی حمد کریں کہ اس نے ہمیں اپنی معرفت سے محروم نہیں کیا، اس نے ہمیں اپنی ذات کی معرفت اپنے نفسوں کی معرفت کے ذریعے عطا کی، اس نے ہمیں اس سفر کی داستان سمجھائی جس کے لمحات ہم ایک متعین اور واضح کردہ راستے پر طے کرتے ہیں۔ اللہ عز و جل نے ہمیں اس آغاز سے آگاہ کیا جہاں سے ہم روانہ ہوئے، اور اس چھوٹے انجام سے جو ہمارا منتظر ہے یعنی موت اور اس زندگی سے رخصتی، پھر اس بڑے انجام سے جس کی ملاقات ہمیں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی مدد، رحمت اور توفیق سے میسر آئے گی، جب ہم ویسے ہی ہوں گے جیسا اللہ عز و جل نے وعدہ فرمایا ہے:

سورۃ القمر - آیات ۵۴ تا ۵۵

﴿إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَنَهَرٍ. فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِندَ مَلِيكٍ مُّقْتَدِرٍ﴾

بیشک متقی لوگ باغوں اور نہروں میں ہوں گے، صداقت کی نشست میں، ایک صاحبِ اقتدار بادشاہ کے حضور

اے اللہ کے بندو ! آؤ ہم اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ اس نے ہمیں ان بھٹکے ہوئے، سرگرداں لوگوں میں سے نہیں بنایا جو اس وجود کے صحرا میں بھٹک رہے ہیں، اس کائنات کے گوشوں میں یتیم ہیں، جو اپنی زندگی کے سفر کا کوئی آغاز نہیں جانتے جسے وہ طے کر رہے ہیں، اور موت کے معنی میں سے کچھ نہیں سمجھتے سوائے اس کے کہ وہ مطلق عدم ہے۔ چنانچہ ان میں سے ہر ایک جتنا موت کے قریب ہوتا ہے اور اس کی زندگی کا ایک سال گزر جاتا ہے، وحشت اور ایسا غم محسوس کرتا ہے جو اس کا گلا گھونٹ دینے کے قریب ہوتا ہے۔

اللہ کا شکر ادا کرو کہ اس نے ہمیں ان لوگوں میں سے نہیں بنایا، اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا شکر ادا کرو کہ اس نے ہمیں اپنے اس فرمان کی حقیقت سے آگاہ کیا:

سورۃ السجدہ - آیت ۱۱

﴿قُلْ يَتَوَفَّاكُم مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِي وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ تُرْجَعُونَ﴾

فرما دیجیے: موت کا فرشتہ جو تم پر مقرر کیا گیا ہے، تمہاری روح قبض کرے گا، پھر تم اپنے رب کی طرف لوٹائے جاؤ گے

آؤ ہم اللہ عز و جل کا شکر ادا کریں کہ اس نے ہمیں اس خوشخبری سے آگاہ کیا جو موت کے واقعے میں پوشیدہ ہے، جب اس نے ہم سب کو، ہر مومن کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

سورۃ آل عمران - آیت ۱۵۸

﴿وَلَئِن مُّتُّمْ أَوْ قُتِلْتُمْ لَإِلَى اللَّهِ تُحْشَرُونَ﴾

اور اگر تم مر جاؤ یا قتل کر دیے جاؤ تو یقیناً تم اللہ ہی کی طرف جمع کیے جاؤ گے

"تم اللہ ہی کی طرف جمع کیے جاؤ گے" – ہاں، مومن کتنا اور کتنا خوش، بلکہ خوشی سے سرشار ہوتا ہے جب وہ پاتا ہے کہ اس دنیا کی زندگی میں اس کی عمر کے دن گزر چکے ہیں اور اب اس معبود کی طرف کوچ کرنے کا وقت آگیا ہے جس کا اشتیاق اور جس کی تڑپ اس میں طویل عرصے سے رہی ہے۔

اور کیا اس سے بڑھ کر کوئی خوشی، کوئی زیادہ شاندار دن اور کوئی زیادہ لذیذ جشن ہو سکتا ہے کہ وہ ملاقات آپہنچے جس کا وعدہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے تم سے کیا ہے !؟ کیا اس سے بڑھ کر کوئی خوشی ہو سکتی ہے کہ تم خود کو اس ہستی کے سامنے پاؤ جس کا وعدہ اللہ عز و جل نے تم سے کیا ہے !؟ "**اور اگر تم مرجاؤ یا قتل کر دیے جاؤ تو یقیناً تم اللہ ہی کی طرف جمع کیے جاؤ گے۔**"

اے اللہ کے بندو ! اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے یہ مقرر کیا کہ میں نے ایک ایسا منظر دیکھا جو دلوں کو چیر دیتا ہے، ان لوگوں کا منظر جن کے بارے میں میرا خیال تھا کہ وہ گزرے ہوئے سال کے اختتام کے بعد نئے سال کی پیدائش پر خوشی کا جشن منا رہے ہیں، لیکن میں نے کیا دیکھا !؟

میں نے ناراضگی سنی، میں نے وہ الفاظ سنے جو رنج، مایوسی اور وحشت کا اظہار کر رہے تھے، اور میں نے مصیبت کے مظاہر دیکھے، اور میں نے دیکھا کہ یہ لوگ کس طرح بھاگتے ہیں۔ جب میں اس منظر کو قریب سے دیکھ رہا تھا تو میں نے دیکھا کہ یہ لوگ اس وحشت سے، جو ہر طرف سے انہیں گھیرے ہوئے تھی، بھاگ کر صرف ایک چیز کی طرف جا رہے ہیں جس کا کوئی دوسرا متبادل نہیں: شراب۔ وہ پیتا ہے، پھر پیتا ہے، پھر پیتا ہے یہاں تک کہ زمین پر گر پڑتا ہے، پھر اسے گھسیٹ کر اس جگہ لے جایا جاتا ہے جو اس کے لیے تیار کی گئی ہے، پھر دوسرے کی باری آتی ہے، پھر تیسرے کی، پھر چوتھے کی، پھر پانچویں کی۔

یہ ایک جشن ہے مگر ایسا جشن جو بے مثال المیے کا اظہار کرتا ہے۔ کیوں؟ کیونکہ انہوں نے اللہ کے اس بیان کو نہیں سنا جس نے ہمیں اس سفر کی داستان بتائی، اس کے آغاز سے چھوٹے انجام تک اور پھر بڑے انجام تک۔ چنانچہ وہ موت سے خوفزدہ ہو گئے، اس زندگی سے خوفزدہ ہو گئے جس کی حقیقت وہ نہیں جانتے۔

رہے ہم، اے اللہ کے بندو، جنہیں اللہ عز و جل نے اپنی معرفت سے سرفراز کیا، تو میرا خیال ہے کہ ہم سب یہ سمجھتے اور محسوس کرتے ہیں کہ ہم اللہ عز و جل کی مہربانی اور نگہداشت کی پناہ میں ہیں، جب ہم اس کے اس فرمان پر غور کرتے ہیں:

سورۃ محمد – آیت ۱۱

﴿ذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ مَوْلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَأَنَّ الْكَافِرِينَ لا مَوْلَى لَهُمْ﴾

یہ اس لیے کہ اللہ ایمان والوں کا کارساز ہے اور کافروں کا کوئی کارساز نہیں

ہاں، ہم اس زندگی کے صحرا میں یتیم نہیں ہیں، ہم اپنے رب سے بندھے ہوئے ہیں، ہماری بندگی کا رشتہ ہمیں اس کی طرف کھینچتا ہے، اور اس کی مہربانی اپنی ولایت کے ذریعے مسلسل ہماری طرف آتی رہتی ہے۔ کیا تم نے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں پڑھا:

سورۃ البقرہ - آیت ٢٥٧

﴿اللّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُواْ يُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّوُرِ﴾

اللہ ایمان والوں کا ولی ہے، وہ انہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتا ہے

یہ ایک حقیقت ہے جس سے اللہ عزوجل نے ہمیں بہرہ مند کیا، اور میں اپنے آپ کو اور تمہیں اسی لیے یاد دلا رہا ہوں تاکہ ہم اللہ کے شکر میں غرق ہو جائیں کہ اس نے ہمیں ان لوگوں میں سے نہیں بنایا جو زندگی کی تعبیر المیوں سے کرتے ہیں، جو اس زندگی کے خاتمے اور موت کے استقبال کی تعبیر بے مثال غم سے کرتے ہیں۔

اے اللہ کے بندو! ابھی میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا یہ فرمان پڑھ رہا تھا:

سورۃ الکھف - آیت ٢٨

﴿وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُم بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ وَلا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيدُ زِينَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَلا تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَن ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ أَمْرُهُ فُرُطاً﴾

اور اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ رکھو جو صبح و شام اپنے رب کو پکارتے ہیں، اس کی رضا چاہتے ہوئے، اور تمہاری نگاہیں ان سے ہٹ کر دنیا کی زینت کی طرف نہ جائیں۔ اور اس شخص کی اطاعت نہ کرو جس کے دل کو ہم نے اپنے ذکر سے غافل کر دیا اور وہ اپنی خواہش کی پیروی کرتا ہے اور اس کا معاملہ حد سے بڑھا ہوا ہے

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے اس فرمان پر ٹھہر کر غور و فکر کرو: **"اور اس شخص کی اطاعت نہ کرو جس کے دل کو ہم نے اپنے ذکر سے غافل کر دیا۔"**

پس کچھ ایسے لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ عزوجل نے اپنے ذکر سے غافل کر دیا، چنانچہ وہ اس زندگی کی راہوں میں بھٹکتے رہے، اپنے رب اور خالق کو نہیں پہچانتے، اور اسی سبب سے اپنی شناخت اور اپنے آپ کو نہیں پہچانتے۔ رہے ہم، تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ہمیں اس بات سے سرفراز کیا کہ اس نے ہمارے دلوں کو

اپنے ذکر کا برتن بنایا، اپنی محبت کا برتن، اپنی تعظیم، ہیبت اور خوف کا برتن۔ یہ نعمت کتنی عظیم ہے۔ اے ہمارے رب، اے جلال اور اکرام والے، تو ہم پر کتنا مہربان ہے کہ تو نے ہمیں ان لوگوں میں سے نہیں بنایا جن کے دلوں پر تو نے اپنے ذکر سے پردہ ڈال دیا۔ تو نے ہمارے دلوں کو اپنے ذکر کا برتن بنایا، تو نے ایمان کو ہمارے لیے محبوب بنایا اور اسے ہمارے دلوں میں مزین کیا، تو نے کفر، فسق اور نافرمانی کو ہمارے لیے ناپسندیدہ بنایا۔

یہ کیفیت، اے بھائیو، ہمیں اس بات پر خوش کرتی ہے کہ جب موت قریب آئے تو ہم غمگین نہ ہوں اور نہ کسی مصیبت اور بدبختی کا احساس کریں۔ موت! موت کیا ہے؟ موت وہ گھڑی ہے جس میں تمہارے اور اللہ کے درمیان سے پردہ اٹھا دیا جاتا ہے۔ اور تم، تم جو ابھی تک اللہ عزو جل سے مانگتے ہو مگر اسے دیکھتے نہیں، اسے پکارتے ہو مگر اسے دیکھتے نہیں، جن کے پاس اس کے پیغامات — محبت کے پیغامات — آتے ہیں، جن کی دعاؤں کی قبولیت انہیں پہنچتی ہے بغیر اسے دیکھے، موت وہ گھڑی ہے جس میں تم سے کہا جاتا ہے: دیکھو، وہ گھڑی آپہنچی جس میں تم اپنے اس معبود کو دیکھو گے جسے تم پکارتے تھے مگر دیکھتے نہ تھے، وہ گھڑی آ پہنچی جس میں تم اللہ عزو جل سے مانگتے تھے مگر اپنی آنکھ سے اسے نہ پاتے تھے، وہ گھڑی آپہنچی جو تمہیں ان محبت اور نعمت کے پیغامات کی یاد دلاتی ہے جو اللہ کی طرف سے مسلسل تمہاری طرف آتے رہے۔ یہی موت ہے، یہی موت کی حقیقت ہے، اے اللہ کے بندو، لیکن کس کے لیے؟ اس کے لیے جس نے اللہ کو پہچانا خواہ وہ گنہگار ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ وہ اللہ کی طرف لوٹے گا بشرطیکہ اس نے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے سامنے تکبر نہ کیا ہو۔

اے اللہ کے بندو! آؤ ہم اس نعمت کو، جو اللہ نے ہمیں عطا کی ہے، مزید شکر اور مزید حمد سے سینچیں، شاید کہ جب موت کی گھڑی قریب آئے اور ہم نزع کی سختیوں میں مبتلا ہوں تو ہم کہیں، بلکہ ہم میں سے ہر ایک کہے، جیسا کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نزع کی سختی میں کہا تھا جب انہوں نے اپنے ایک قریبی رشتہ دار کو کہتے سنا: ہائے مصیبت! تو انہوں نے فرمایا: نہیں بلکہ ہائے خوشی! کل ہم محبوب ہستیوں، محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے ساتھیوں سے ملیں گے۔ پس اے اللہ! ہمیں توفیق دے کہ ہم اس گھڑی میں جو عنقریب ہم پر آنے والی ہے یہی کہیں، ہمیں توفیق دے کہ ہم ویسے ہی کہیں جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن حضرت بلال نے کہا: ہائے خوشی! کل ہم محبوب ہستیوں، محمد اور ان کے ساتھیوں سے ملیں گے۔ آمین۔